مولانا وصی احمد مُحدِّث سورتی

(ایک شُبہ کا ازالہ)

(مولانا وصی احمد مُحدِّث سورتی کی کتاب ''جامع الشواہد'' پر ''نزہۃ الخواطر'' کے مؤلّف کی طرف سے کیے گئے ایک اعتراض کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ)

مُؤلِّف

میثم عباس قادری رضوی

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت، پاکستان

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی، رابطہ: 021-32439799

نام کتاب : مولانا وصی احمد مُحدِّث سورتی (ایک شبہ کا ازالہ)

تالیف : میثم عباس قادری رضوی

سن اشاعت : ربیع الثانی 1435ھ۔فروری 2015ء

سلسلۂ اشاعت نمبر : 250

تعداد اشاعت : 4000

ناشر : جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر، کراچی، فون: 32439799

خوشخبری: یہ رسالہ website: www.ishaateislam.net پر موجود ہے۔

پیش لفظ

دینِ اسلام میں جب کسی نئے فتنہ نے جنم لیا تو اس وقت کے علماءِ حقہ نے ہمیشہ اپنا فرض منصبی سمجھتے ہوئے اُس کا قلع قمع کیا اور اس عمل کی وجہ ہمارے پیارے آقا ﷺ کا فرمان ہے:

"مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ" (صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان كون النهى عن المنكر من الايمان الخ ۱/۶۹)

یعنی، تم میں سے جو برائی دیکھے پس اسے اپنی طاقت سے روکے اور اگر اس کی استطاعت نہیں رکھتا تو زبان سے روکے اور اگر زبان سے بھی روکنے پر قادر نہ ہو تو اسے دل سے برا جانے، اور یہ ایمان کا ضعیف ترین درجہ ہے۔

تو جب برصغیر پاک و ہند میں دینِ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر کچھ لوگوں نے مسلمانوں میں رخنہ ڈالا اور مسلمانوں کے وہ اعمال وعقائد جن پر سلف وخلف سب متفق تھے یعنی ''تقلید ائمہ'' کو شرک قرار دیا اور دین اسلام کے بنیادی عقائد جو ذاتِ باری تعالیٰ کے متعلق تھے ان کو یکسر تبدیل کرنے کا ناپاک کوشش کی، اس وقت حضرت مولانا وصی احمد مُحدِّث سورتی رحمۃ اللہ علیہ نے غیر مقلّدیت کا پردہ چاک کیا اور مسلمانوں کے اندر جو ہیجان کی کیفیت تھی اُسے اپنی فراست ایمانی سے دیکھا کہ اس کا انجام مسلمانوں کی تباہی ہے، لہٰذا آپ نے اس غیر مقلّد گروہ کا بروقت ردّ فرمایا اور ان کے مجموعی عقائد کو جو قرآن وسنت کے خلاف تھے، تصانیف کے ذریعے مسلمانوں کو مطلع فرما کر اس فتنے سے آگاہ کیا جس کی گواہی نہ صرف اپنوں نے دی بلکہ غیر بھی اس حقیقت کو قبول کرتے ہوئے مقر ہوئے اور حق تعالیٰ نے ان کے اقلام سے بھی تصدیقات جاری فرمائیں۔ ایک دیوبندی عالم اس طرح کہنے پر مجبور ہو گئے ''علماء دیوبند کا یہ قابل فخر کارنامہ ہے کہ ان..........الخ۔

لیکن چونکہ یہ قاعدہ بھی مسلم ہے کہ عادت تو بدل جاتی ہے مگر فطرت نہیں بدلتی اِلا ماشاء اللہ۔ سانپ کو کتنا ہی دودھ پلایا دیا جائے لیکن ڈسنا اس کی فطرت میں شامل ہے، مذکورہ بالا تحریر میں اس بات کا تو اعتراف کیا گیا کہ غیر مقلّدین کے عقائد دین اسلام کے مخالف ہیں، اور یہ لوگ دراصل انگریزوں کے ایجنٹ ہیں وغیرہ، لیکن ساتھ ہی انہوں نے مُحدِّث سورتی رحمۃ اللہ علیہ کی

تصنیف کو اپنے علماء کے کھاتے میں ڈال دیا اور اس طرح اپنی فطرت کا شاندار مظاہرہ کرتے ہوئے لکھا: ''علماء دیوبند اور علماءِ حجاز کا یہ فتویٰ پہلے پہلے ''انتظام المساجد'' کے نام اور دوسری دفعہ ''جامع الشواہد'' کے نام سے شائع ہوا۔

ڈاکٹر اقبال نے خوب کہا:

لباسِ خضر میں یاں سینکڑوں راہزن بھی پھرے ہیں
گر جینے کی تمنا ہے تو پہچان کر پیدا

اور تو اور ایک دیوبندی عالم جو اپنے علماء کے اقوال وتصدیقات سے بے بہرہ تھا، اس نے آپ علیہ الرحمہ کی کتاب پر اعتراض کر دے، اپنی کتاب ''تفہیم الخواطر'' جس میں یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ آپ علیہ الرحمہ نے غیر مقلّدین کی کتابوں سے جو عبارتیں نقل کی ہیں اس کے معنی ومفہوم کو سیاق وسباق سے ہٹ کر پیش کیا اور یہ کہ آپ علیہ الرحمہ غیر مقلّدین حضرات سے تعصّب رکھتے تھے اور اُن کو بُرا بھلا کہتے تھے، اس لئے انہوں نے غیر مقلّدین کی کُتُب سے مختلف اقوال جمع کر کے ان کو غیر مقلّدین کا فریب بنا دیا اور ان کو معانی کفریہ پر محمول کیا۔

زیرِ نظر تالیف حضرت مولانا وصی احمد مُحدِّث سورتی کی کتاب ''جامع الشواہد'' پر ''تفہیم الخواطر'' کے مؤلّف کی طرف سے کئے گئے ایک اعتراض کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ ہے، جس کے مؤلّف میثم عباس قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ ہیں، آپ نے بڑی مناظرانہ مہارت کا مظاہرہ کرتے ہوئے دیوبندی مولوی کے اعتراض کا بڑی شد و مد سے ردّ فرمایا، ان کے اپنے علماء کی تالیفات وتصدیقات جو غیر مقلّدین کی ردّ میں تھیں انہیں باحوالہ نقل کیا اور ثابت کیا کہ غیر مقلّدین کے ردّ میں ''جامع الشواہد'' ایسی حقیقت ہے جس سے راہِ فرار کسی طرح ممکن نہیں۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان) قارئین کے لئے مفید جانتے ہوئے اسے اپنے سلسلہ اشاعت نمبر ۲۵۰ پر شائع کرنے کا اہتمام کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کو علم دین کی خدمت کی مزید توفیق مرحمت فرمائے اور ان کی اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین

ابو محمد محمد جنید العطاری المدنی

(خادم دارالافتاء جامعۃ النور)

فہرست

عنوان — **صفحہ نمبر**

محدثِ سورتی رحمۃ اللہ علیہ

(1836ء-1916ء)

ڈاکٹر حامد علی علیمی

(فاضل جامعہ علیمیہ وریسرچ اسکالر جامعہ کراچی)

اللہ تعالیٰ اور اس کے آخری محبوب نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے خوش نصیب انسان کو مؤمن ومسلم کے نام سے جانا پہچانا جاتا ہے، یہ سب دنیا وآخرت کی بھلائیوں کے مستحق ہیں۔ ان میں بعض تو وہ ہیں جو اپنے حصے کا کام اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات کے مطابق کر کے دارِ فنا سے دارِ بقا کی جانب کوچ کر گئے ہیں اور کچھ وہ ہیں جو اپنی جان جانِ آفرین کے نام پر قربان کرنے کے انتظار میں ہیں۔ قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے: جس کا ترجمہ یہ ہے: ''مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا تو ان میں کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی راہ دیکھ رہا ہے''۔ (احزاب: ۲۳/۳۳)

حضرات صحابۂ کرام، تابعین وتبع تابعین رضی اللہ عنہم اجمعین کے بعد بہت سے نفوسِ قدسیہ مجتہدین، مجددین، مفسرین، محدثین، فقہاء اور صالحین کی صورت میں تشریف لاتے رہے، یہاں تک کہ چودہویں صدی ہجری کا آغاز ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں ان نفوسِ قدسیہ میں سے ایک چودہویں صدی ہجری کے ایک عظیم مُحدِّث وفقیہ یعنی محمد وصی احمد سورتی رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ گرامی بھی ہے۔

نام ونسب: محمد وصی احمد بن مولانا محمد طیب بن مولانا محمد قاسم بن مولانا محمد طاہر سورتی [1]

ولادت: 1836ء کو راندیر (ضلع سورت، انڈیا) میں پیدا ہوئے۔

لقب: شیخ المحدثین [2]

تعلیم وتربیت: 1277ھ میں مسجد فتح پوری (دہلی) میں آئے کچھ عرصہ قیام کے

بعد مدرسہ حسین بخش میں تحصیل علم کیا۔ 1279ھ میں مدرسہ فیضِ عام (کانپور) گئے، جہاں مولانا لطف اللہ علی گڑھی سے اکتسابِ فیض کیا۔ 1286ھ میں مدرسہ فیض عام سے فارغ ہوئے اور اسی سال گنج مرادآباد (یوپی) پہنچے۔ مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی سے مستفید ہوئے اور بیعت وخلافت سے سرفراز ہوئے۔ 1293ھ میں دارالعلوم مظاہر العلوم (سہارنپور) آئے اور مولانا احمد علی محدث سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ سے درسِ حدیث لیا اور تقریباً 1295ھ میں سندِ حدیث لی۔ اس کے بعد تادم رخصت درس وتدریس اور تحریر وغیرہ سے خدمتِ دین ومسلک کرتے رہے۔

تلامذہ: آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بے شمار لوگوں نے اکتسابِ فیض کیا، اُن میں سے چند کا ذکر بطور تبرک ذیل میں کیا جاتا ہے:

1۔ مولانا امجد علی اعظمی متوفیٰ ۱۳۶۷ھ، صاحبِ ''بہارِ شریعت'' و ''فتاویٰ امجدیہ''، جنہیں آج ''صدر الشریعہ بدر الطریقۃ'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے رحمۃ اللہ علیہ۔

2۔ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب، پیلی بھیتی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ ۱۹۴۳م۔

3۔ مولانا سید خادم حسین محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ ۱۹۵۱م، جن کی فرمائش پر محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ نے ''منیۃ المصلی'' کی لاجواب شرح ''التعلیق المجلی'' کے نام سے تحریر فرمائی۔

4۔ مولانا قاضی خلیل الدین حسن حافظ پیلی بھیتی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ ۱۹۲۹م۔ اردو زبان کے نعت گو شعراء میں ایک منفرد مقام کے حامل گزرے ہیں۔

5۔ مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی ۱۳۸۳ متوفیٰ ھ، خلیفۂ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ۔

6۔ مولانا سید سلیمان اشرف بہاری رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ ۱۹۳۹م، مصنف ''المبین'' اور ''النور'' (دوقومی نظریہ کی وضاحت)، آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نامور شاگردوں میں ڈاکٹر برہان احمد فاروقی اور مبلغِ اسلام مولانا ڈاکٹر محمد فضل الرحمٰن انصاری رحمۃ اللہ علیہما وغیرہ گزرے ہیں۔

7۔ مولانا ضیاء الدین مدنی، قطبِ مدینہ متوفیٰ ۱۳۶۴ھ، خلیفۂ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ

علیہ۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ''ضیاء الارشاد'' (مجموعۂ نعت ومنقبت) اور ''التحقیق المعلیٰ'' (سود کی حرمت کا بیان) وغیرہ کے مصنف بھی ہیں۔

8۔ مولانا ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ ۱۳۸۲ھ۔۱۹۶۲م۔ ''حیاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ''، ''جامع الرضوی'' (صحیح البہاری) اور ''تنویر الراج فی ذکر المعراج''، وغیرہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے علم وفضل پر آج بھی شاہد ہیں [3]

وصال: آپ رحمۃ اللہ علیہ ۸/جمادی الاولیٰ ۱۳۳۴ھ۔۱۲/اپریل، ۱۹۱۶م کو دارِ فنا سے دارِ بقا کے راہی ہوئے۔ امام اہلسنت مولانا احمد رضا خان حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کا سنِ وصال اس آیت سے نکالا [4]:

﴿یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِاٰنِیَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّ اَكْوَابٍ﴾ (سورۂ دہر: ۱۵/۷۶)

۱۳ھ ۳۴

ترجمہ: ''ان پر چاندی کے برتنوں اور کوزوں کا دور ہوگا''۔

کُتب وتصانیف اور حواشی [5]: آپ رحمۃ اللہ علیہ نے درس وتدریس اور وعظ ونصیحت کے ساتھ ساتھ قلمی میدان میں بھی گراں قدر خدمات انجام دیں اور اپنے پیچھے کئی منفرد وبے مثال رشحاتِ قلم یادگار چھوڑیں، جن میں کُتب وتصانیف اور مفید حواشی شامل ہیں۔ ان میں علومِ عقائد، تفسیر، حدیث اور فقہ کے علاوہ دیگر علوم میں تصانیف وحواشی بھی قابلِ ذکر ہیں۔

علمِ تفسیر میں: امام نسفی رحمۃ اللہ علیہ کی ''تفسیر مدارک التنزیل'' پر مختصر حاشیہ۔ امام بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر ''تفسیر بیضاوی'' (یعنی: انوار التنزیل واسرار التاویل) پر حاشیہ۔ امام جلال الدین سیوطی شافعی وامام جلال الدین محلی رحمہما اللہ تعالیٰ کی مشہورِ زمانہ ''تفسیر جلالین'' پر حاشیہ۔

علمِ حدیث میں: امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہورِ زمانہ ''سننِ نسائی'' پر تعلیقات، جو مطبوع ہو چکی ہیں۔ امام ابو جعفر طحاوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ''شرح معانی الآثار'' پر حاشیہ، مطبوع ہو چکا ہے۔

علمِ فقہ میں: علامہ سدید الدین کاشغری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''منیۃ المصلی'' کی شرح بنام ''التعلیق المجلی لما فی منیۃ المصلی''، تحریر فرمائی۔ جو شائع شدہ ہے۔

مولانا محمد وصی احمد سورتی اور امام احمد رضا خان حنفی رحمہما اللہ تعالیٰ

امام احمد رضا خان حنفی رحمۃ اللہ علیہ محدثِ سورتی رحمۃ اللہ علیہ کے معاصرین میں سے ہیں۔ امام احمد رضا خان حنفی رحمۃ اللہ علیہ کو اُن کے معاصر علماء کرام ومشائخِ عظام بشمول علماءِ حرمین نے چودھویں صدی کا ''مُجدِّد'' تسلیم کیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مُحدِّثِ سورتی رحمۃ اللہ علیہ سے بے پناہ محبت کیا کرتے تھے۔ جس کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ ''فتاویٰ رضویہ'' [6] میں مُحدِّثِ سورتی رحمۃ اللہ علیہ کے بالواسطہ اور بلاواسطہ استفتاء وسوالات کی تعداد تقریباً سولہ (16) ہے۔

اعلیٰ حضرت کی نظر میں:

''فتاویٰ رضویہ''، ج ۱۳، ص ۴۰۱-۴۰۶ میں ایک مسئلہ نابالغ بچوں کی وراثت سے متعلق ہے۔ امام احمد رضا خان حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے تنقیحِ مسئلہ کے بعد لکھا ہے کہ پہلے باپ، دادا یا پردادا کے وصی کو تلاش کریں اگر کوئی نہ ملے تو اگر شہر میں کوئی عالمِ دین معتمد سُنی المذہب فقیہ متدین موجود ہو تو اُس کی طرف رجوع کریں، لہٰذا آپ فرماتے ہیں:

۔۔۔ یہ تین مقام تلاش وتحقیق کے ہیں، ان میں سے جس میں بعد تلاش بھی کوئی شخص ان شرائط کا نہ ملے تو عالمِ شہر کی رائے لی جائے گی۔ یہ مسئلہ پیلی بھیت کا ہے اور وہاں ان صفاتِ مذکورہ کا (یعنی معتمد، سُنی المذہب، فقیہ، متدین) کوئی عالم نہیں سوا مولانا وصی احمد صاحب محدّث سورتی دامت فیوضہم کے، تو ان کی طرف رجوع لازم۔

محدثِ سورتی رحمۃ اللہ علیہ معتمد، متدین اور صالح ہیں:

فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۷۳-۶۷۶ میں ہے کہ معتمد، متدین اور صالح شخص کو حَکم کرنا چاہیے، نیز اگر لوگ کسی کارِ خیر کے لیے چندہ کریں تو اپنے علماءِ شہر سے اطمینان کر

پس، مُحدّثِ سورتی رحمۃ اللہ علیہ انہی صفات کے حامل تھے چنانچہ امام احمد رضا خان حنفی رحمۃ اللہ علیہ مخالف کی رائے رد کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں: ۔۔۔ یہ اُن جاہلانِ عالم نما کی جہالت کا رد تھا ورنہ نفسِ ریل واعانتِ چندہ پر فقیر نے کبھی اعتراض نہ کیا، مسلمانوں کو اتنا ضرور ہے کہ اس امرِ خیر میں ہمت کریں تو ذرائع اطمینان حاصل کرلیں اور اپنے شہر کے معتمد متدین صلحا مثل جناب مولانا اَلاَسَدُ الاَسَدُّ الاَشَدُّ الاَرْشَدْ (یعنی: ڈٹے رہنے والا اشیر دین میں سختی سے قائم رہنے والا راست رو) مولانا مولوی محمد وصی احمد صاحب محدّث سورتی یا مولانا مولوی حکیم محمد خلیل الرحمٰن صاحب یا مولانا قاضی حافظ خلیل الدین حسن صاحب یا مکرمنا منشی محمد عتیق احمد صاحب سلمہم کو متوسط کریں، وباللہ التوفیق، واللہ تعالیٰ اعلم

چودھویں صدی کے علماء کے خطابات:

امام احمد رضا خان حنفی رحمۃ اللہ علیہ حضرت وصی احمد سورتی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرماتے ہیں: حق پر قائم رہنے والوں میں فاضل، کامل، کوہِ استقامت، کنزِ کرامت، ہمارے دوست اور ہمارے پیارے مولانا مولوی محمد وصی احمد محدث سورتی وطناً نزیلِ پیلی بھیت ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو دین کا مددگار رکھے اور اہلِ بدعت کو خوار کرنے والا رکھے، اور اللہ تعالیٰ ان کو اچھی طرح سے حق پر ثابت رکھے کہ ممدوح مذکور کے معاش کا انتظام ایک شخص کے گھر سے ہوتا تھا، جب وہ حد سے زیادہ گزرا اور سرکش ہوکر مال دینا بند کر دیا کیونکہ وہ محدثِ سورتی کو نقصان پہنچانے کا ارادہ رکھتا تھا، لیکن فاضل مذکور کی یہ شان نہیں کہ دنیا کو دین پر ترجیح دیتے، تو میں نے ان کا اسی دن سے اَلاَسَدُ الاَسَدُّ الاَشَدُّ الاَرْشَد (یعنی: ڈٹے رہنے والا اشیر دین میں سختی سے قائم رہنے والا راست رو) نام رکھا اور یہ تو اس لقب اور اس سے اچھے کے مستحق ہیں [۷]۔

محدثِ سورتی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے لیے مشعلِ راہ:

آج کے اس پُرفتن دور میں جہاں جہالت کی تاریکی تیزی سے چھا رہی ہے، وہیں بے جا ہٹ دھرمی اور واضح حق سے روگردانی کی بیماری عام دکھائی دیتی ہے۔ بدقسمتی سے مؤخر الذکر بیماری کچھ اربابِ علم و دانش کو بھی لاحق ہوگئی ہے، کہ حق بات کو قبول کرنے میں تامل

کرتے ہیں اور جلدی کی طرف مائل نہیں ہوتے۔ حالانکہ "اَلْحَقُّ اَحَقُّ اَنْ یُّتَّبَعَ حَیْثُ کَانَ" کی عملی صورت ہمارے سامنے بہت سے اربابِ علم و دانش کی سوانح حیات میں دیکھنے کو ملتی ہے۔ یہ صفت مُحدّث سورتی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت میں بھی واضح نظر آتی ہے، امام احمد رضا خان حنفی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ہم عصر عالمِ دین یعنی مُحدِّثِ سورتی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرماتے ہیں اور یہ یقیناً ہمارے لیے اس دَور میں مشعلِ راہ ہے، آپ فرماتے ہیں:

حضرت مولانا اَلاَسَدُ الاَسَدُّ الاَشَدّ (یعنی: ڈٹے رہنے والا اشیر دین میں سختی سے قائم رہنے والے) مولوی محمد وصی احمد صاحب محدث سورتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا لہجہ جلد سے جلد حق قبول کر لینے والا تھا، اپنے جمے ہوئے خیال سے فوراً حق کی طرف رجوع لے آنے والے تھے۔۔۔" [۸]۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی یہ دولتِ بے بہا عطا فرمائے، بے جا ہٹ دھرمی سے محفوظ رکھے اور جلد سے جلد حق قبول کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

آخر میں راقم الحروف دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام علماءِ حق کی کوششوں کو قبول فرمائے اور ہمیں دینِ اسلام کی خدمت کے لیے قبول فرمائے۔

حوالہ جات وحواشی:

۱ محدثین عظام حیات وخدمات، ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی، النوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور، طبع دوم ۱۴۳۳ھ۔۲۰۱۲م، ص۶۶۰۔

۲ محدثین عظام حیات وخدمات، ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی، النوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور، طبع دوم ۱۴۳۳ھ۔۲۰۱۲م، ص۶۶۰۔

۳ ملخصاً از تذکرہ محدث سورتی، مؤلفہ خواجہ رضی حیدر، ص۲۶۶۔۲۷۶۔

۴ دیکھیے تذکرہ محدث سورتی، مؤلفہ خواجہ رضی حیدر، ص۲۰، وص۱۹۶۔۱۹۷۔

۵ ملخصاً از تذکرہ محدث سورتی، مؤلفہ خواجہ رضی حیدر، ص۲۴۰۔۳۲۳۔

۶ دیکھیے فتاویٰ رضویہ، اجمالی خاکہ، ج۱، ص۵۶۔

۷ المعتمد المستند، مترجم، مفتی اختر رضا خان، برکات المدینۃ، کراچی، ص۳۲۵۔

۸ فتاویٰ رضویہ، ج۲۷، ص۲۰۰، ملخصاً۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حضرت علامہ مولانا وصی احمد مُحدِث سورتی رحمۃ اللہ علیہ کا اسمِ گرامی کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ آپ اعلیٰ حضرت کے خاص احباب میں سے تھے۔ آپ کی علمی عظمت وشان، امامِ اہلِ سنّت مجدّدِ دین ملت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی کی بارگاہ میں آپ کے مقام اور حالاتِ زندگی کے لیے ''تذکرہ محدّث سورتی'' (مؤلّف خواجہ رضی حیدر) ملاحظہ فرمائیں جو کہ پاکستان میں ''سورتی اکیڈمی، ۲ ڈی۔۵/۱۶ ناظم آباد نمبر ۲، کراچی'' سے ۱۹۸۱ء میں اور ہندوستان سے اپریل ۲۰۱۲ء کو ''رضا اکیڈمی، ۵۲، ڈونٹا اسٹریٹ، کھڑک بمبئی'' سے) (۳۳۲ صفحات میں) شائع ہو چکی ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے غیر مقلّدین کے عقائد واعمال کے متعلق ایک سوال کا نہایت شاندار اور مدلّل جواب ''جامع الشواہد'' کے نام سے تحریر فرمایا، جو ہندوستان بھر میں نہایت مقبول ہوا۔ اس کے علاوہ حضرت محدّث سورتی نے ''اَنْفَعُ الشَّوَاهِدُ لِمَنْ يَخْرُجِ الْوَهَابِيِّين عَنِ الْمَسَاجِدْ'' کے نام سے ایک مختصر فتویٰ بھی تحریر فرمایا جس پر سیدی امام اہلِ سنّت مجدّد دین وملّت مُحسنِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سمیت دیگر علما کی تصدیقات موجود ہیں (راقم کے پاس اس کا ''کُتُب خانہ اہلِ سنّت، پیلی بھیت'' کا شائع کردہ نسخہ موجود ہے) ''جامع الشواہد'' کی علمائے اہلِ سنّت کے علاوہ (بقول غیر مقلّد مولوی ثناء اللہ امرتسری ان کے ہم مخرج) دیوبندی علماء نے بھی تصدیقات کیں۔

''جامع الشواہد'' پر دیوبندی مؤلّف کا اعتراض:

مولوی عبدالحی حسنی دیوبندی صاحب نے ''نزہۃ الخواطر'' کے نام سے کتاب لکھنا شروع کی، جس کی وہ تکمیل نہ کر سکے، بعد میں اس کتاب کو مولوی ابوالحسن علی ندوی دیوبندی صاحب نے مکمل کیا، اس کتاب کے دیوبندی مؤلّف ''جامع الشواہد'' کی بناء پر حضرت محدّثِ سورتی سے بہت خفا ہیں اور یوں لکھتے ہیں:

''یہ ان فقہاء میں سے ہیں جو نصوصِ حدیث پر عمل کرنے والوں سے متعصب

ہوتے اور ان لوگوں کو سخت بُرا بھلا کہتے۔ ان ہی لوگوں کی کتابوں سے مختلف اقوال جمع کر کے ان تمام اقوال کا ان کا مذہب بنا دیا اور ان اقوال کو ایسے معانی پر محمول کیا کہ ان کے کہنے والوں کو کافر کہا جا سکے، اس لیے ہر اس شخص کو کافر کہا جو اس پر عمل کرتا اور جیسی حدیث پر اعتماد رکھتا ہے۔ بالآخر ان لوگوں کو اپنی مسجدوں سے نکالنے کا فتویٰ دے دیا اور اس کی پوری کوشش کرنے لگے کہ جس طرح ممکن ہو سکے فقہاء کی بھی مہریں ان باتوں پر لگائی جا سکیں اور ان فقہاء کی مہروں کا نام عربی میں رکھا ''**جامع الشواهد لاخراج غير المقلّدين من المساجد**'' (یعنی، مسجدوں سے ان تمام غیر مقلّدوں کے نکالنے کی دلیلوں کے لیے جامع قول) اس مسئلہ میں لوگوں کی دلیلیں اور مہریں بے حد وحساب تھیں۔''

(نزہۃ الخواطر، جلد ہشتم، ترجمہ بنام چودہویں صدی کے علمائے برصغیر، صفحہ 644، دار الاشاعت اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی)

دیوبندی اعتراض کا مدلّل جواب:

جواب کا حصہ اوّل، جس میں دیوبندی علماء سے ''جامع الشواہد'' کی توثیق ثابت کی گئی ہے:

قارئین! ''نزہۃ الخواطر'' کے دیوبندی مؤلّف کا اقتباس آپ نے ملاحظہ کیا جس میں انہوں نے (بقول مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلّد ان کے ''ہم مخرج'' اور بقول مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی ان کے ''ہم عقیدہ'') غیر مقلّد حضرات کی تردید پر مشتمل حضرت مولانا وصی احمد محدّث سورتی کی کتاب ''جامع الشواہد'' سے ناراضگی کا اظہار کیا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مولانا محدّث سورتی ''نصوصِ حدیث پر عمل کرنے والے (غیر مقلّد وہابی) حضرات سے تعصّب رکھتے اور ان کو بُرا بھلا کہتے تھے۔ اسی لیے انہوں نے ان (غیر مقلّد وہابی حضرات) کی کُتُب سے مختلف اقوال جمع کر کے ان کو غیر مقلّدین کا مذہب بنا دیا اور ان کو معانیٔ کفریہ پر محمول کیا۔''

دیوبندی مؤلّف نے حسبِ عادت تعصّب کی بِنا پر اعتراض تو کر دیا، لیکن یہ سوچنے

کی زحمت گوارانہیں کی کہ ''جامع الشواہد'' کی تصدیق وتائیدا کابرِ دیوبند بھی کر چکے ہیں اور یہ تصدیقات ''جامع الشواہد'' کے ساتھ شائع بھی ہوچکی ہیں اس کی تفصیل ذیل میں ملاحظہ کیجیے:

''جامع الشواہد'' میں غیر مقلّدین کی کُتُب سے پیش کیے گئے حوالہ جات درست ہیں: مولوی رشید گنگوہی دیوبندی

۱۔مولوی رشیداحمد گنگوہی دیوبندی صاحب کی دیوبندی فرقہ کے نزدیک مستندسوانح ''تذکرۃ الرشید'' میں مولوی عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی صاحب نے ''جامع الشواہد'' کے متعلق کیے گئے ایک اعتراض کا گنگوہی صاحب کی طرف سے دیا گیا جواب نقل کیا ہے: ذیل میں ''تذکرۃ الرشید'' میں نقل کیا گیا اعتراض ملاحظہ کریں:

''زید اپنے آپ کوحنفی بتاتا ہے مگر مولوی نذیرحسین دہلوی کا مداح ہے اور آمدورفت بھی رکھتا ہے یوں کہتا ہے کہ ''جامع الشواہد'' میں جوعقائد غیر مقلّدین کے درج ہیں وہ غلط ہیں صاحبِ ''جامع'' نے غیر مقلّدوں پر تہمت کی ہے''۔ (تذکرۃ الرشید، جلد 1، صفحہ 178، مطبوعہ اسلامیات 190انارکلی، لاہور)

قارئین! آپ نے ملاحظہ کیا کہ یہ قریباً وہی اعتراض ہے جوصاحبِ ''نزہۃ الخواطر'' نے ''جامع الشواہد'' کے متعلق کیا ہے کہ ''جامع الشواہد'' میں غیر مقلّدین کے اقوال کوزبردستی کفریہ معانی پہنا کران کوکافر کہا گیا ہے یہاں بھی یہی اعتراض ہے جس کا جواب دیتے ہوئے مولوی رشید گنگوہی دیوبندی صاحب کہتے ہیں:

''غیب کی بات تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے مگر اصل حال یہ ہے کہ اس زمانہ میں غیر مقلّد تقیہ کر کے اکثر اپنے آپ کوحنفی کہہ دیتے ہیں اور واقع میں حنفیہ کومشرک بتلاتے ہیں۔خود مولوی نذیرحسین نے مکہ معظّمہ میں غیر مقلّد ہونے سے تبرّیٰ اور حلف کیا اور حنفی اپنے آپ کو بتلایا اور ہندوستان میں وہ ہر روز سخت غیر مقلّد تھے اور اب بھی وہ ویسے ہی ہیں سو جب امام کا یہ حال تو اُن کے مقتدی کیسے کچھ ہوں گے اور مولوی نذیرحسین کا حنفیوں کو بدتر از ہنود کہنا معتبر

لوگوں سے سنا گیا ہے اور خود مخلص شاگرد اُن کے تقلیدِ شخصی کو شرک بتاتے ہیں تو یہ شخص مداح اُن کا کس طرح حنفی ہوسکتا ہے اور یہ دعویٰ اُس کا قابلِ قبول نہیں بظاہر حال۔اور ''جامع الشواہد'' سے لاریب دوسرے غیر مقلّدین بھی تبرّیٰ کہتے ہیں مگر جس جس رسائل سے صاحبِ ''جامع الشوہد'' نے نقل کیا ہے اُس میں ہرگز تحریف نہیں چند موقع سے بندہ نے بھی مطالعہ کر دیکھی ہے اور یہ عقائد بعض معتبروں کی زبانی دریافت ہوئے اور وہ خود اقرار کرتے ہیں پس یہ قول اس کا قابلِ طمانیت نہیں۔'' (تذکرۃ الرشید، جلد۱، صفحہ۱۷۸، ۱۷۹، مطبوعہ ادارہ اسلامیات ۱۹۰انارکلی، لاہور)

قارئین آپ نے ''جامع الشواہد'' کے متعلق گنگوہی صاحب کے الفاظ ملاحظہ کیے جن میں وہ ''جامع الشواہد'' میں درج حوالہ جات کی تصدیق کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ''یہ عقائد غیر مقلّدین کے بعض معتبروں کی زبانی دریافت ہوئے اور وہ اس کا اقرار کرتے ہیں پس یہ قول اس کا قابلِ طمانیت نہیں'' لہٰذا ''جامع الشواہد'' کے متعلق دیوبندی فرقہ کے مزعومہ ''امام'' اور ''فقیہ النفس'' کے اس اعتراف کے باوجود صاحبِ ''نزہۃ الخواطر'' کا ''جامع الشواہد'' میں درج غیر مقلّدین کے عقائد واعمال کے متعلق یہ کہنا کہ ''ان اقوال کو ایسے معانی پر محمول کیا کہ ان کے کہنے والوں کو کافر کہا جاسکے اس لیے ہر اس شخص کو کافر کہا جو اس پر عمل کرتا اور جیسی حدیث پر اعتماد رکھتا ہے بالآخر ان لوگوں کو اپنی مسجدوں سے نکالنے کا فتویٰ دے دیا''، ہم اہلسنّت کے ساتھ تعصّب اور غیر مقلّدین سے محبت کی عکاسی کرتا ہے

دیوبندی حضرات سے ایک زبردست مطالبہ:

''جامع الشواہد'' کے متعلق ان سطور سے انہوں نے اپنے تئیں تو حضرت محدّث سورتی کی تردید کی ہے لیکن اس کی زد میں ان کے گنگوہی صاحب بھی آ گئے جو ''جامع الشواہد'' کے تصدیق کنندہ ہیں اور دیوبندی مذہب کے مطابق گنگوہی صاحب کا مخالف ہدایت و نجات سے دور ہے۔ ''تذکرۃ الرشید'' میں گنگوہی صاحب کے متعلق لکھا ہے کہ ''آپ نے کئی مرتبہ بحیثیت تبلیغ یہ الفاظ زبانِ فیض ترجمان سے فرمائے ''سن لو! حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بہ قسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں مگر اس زمانہ میں ہدایت ونجات موقوف

ہے میرے اتباع پر۔'' (تذکرۃ الرشید، جلد2، صفحہ 17، مطبوعہ ادارہ اسلامیات 190 انارکلی، لاہور)

اب دیوبندی حضرات ''نزہۃ الخواطر'' کے مصنّف کو درست کہیں تو گنگوہی صاحب غلط قرار پاتے ہیں اور اگر گنگوہی صاحب کو درست کہیں تو مصنّف ''نزہۃ الخواطر'' گنگوہی صاحب کے مخالف ہوکر ہدایت ونجات سے دُور ہوتے ہیں۔ان دونوں صورتوں میں سے دیوبندی حضرات کو کون سی صورت قابل قبول ہے اس کا فیصلہ ان پر ہے۔لیکن جو بھی فیصلہ کریں اس کی اطلاع ہمیں ضرور کردی جائے تاکہ ہم بھی اس فیصلہ پر مطلع ہوسکیں۔

فتویٰ ''جامع الشواہد'' پر چودہ دیوبندی علماء کی تصدیقات ہیں:

۲۔مصنّفِ ''نزہۃ الخواطر'' نے ''جامع الشواہد'' پر اعتراض تو کردیا لیکن خیانت کا ارتکاب کرتے ہوئے یہ حقیقت بیان نہیں کی کہ اس پر چودہ۱۴ دیوبندی علماء کی تصدیقات بھی موجود ہیں۔

مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی دیوبندی صاحب ''جامع الشواہد'' کی تصدیق کرتے ہوئے اپنی تصدیق میں:

(۱) لہسن کھانے والے کو مسجد آنے سے ممانعت

(۲) حضرت عمر کا ایک مجذوبہ کو طوافِ کعبہ سے روکنا

(۳) حضرت علی کا ایک واعظ کو مسجد سے اس لئے نکالنا کہ اسے ناسخ ومنسوخ کا علم نہ تھا

(یہ تین نکات) بیان کرنے کے بعد مزید لکھتے ہیں:

''پس جبکہ روکنا مسجد کے آنے سے بسبب موجود ہونے ایک امر کے امورِ مذکورہ سے درست ہوا تو غیر مقلدوں کو جو جامع اُمورِ مذکورہ کے ہیں نکالنا بطریقِ اَولیٰ درست ہوا اور بسبب لحوق مرضِ باطنی کے جو جذام سے بڑھ کر ہے اور مساجد میں اس کے آنے سے فتنہ و فساد برپا ہوتا ہے اور خدائے تعالیٰ مفسدوں کو دوست نہیں رکھتا، **کما قال اللہ تعالیٰ: وَ اللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ**''، باقی تحقیق اس رسالے کی رسالہ ''انتظام المساجد باخراج اھل الفتن والمفاسد'' میں جو اس عاجز کی تالیفات سے ہے موجود ہے۔وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ

اَتَمُّ الراقم خادم العلماء محمد حبیب الرحمن لدھیانوی'' (جامع الشواہد مشمولہ کتاب غیر مقلدین کے متعلق عرب وعجم کے فتوے، صفحہ 35، 36، مطبوعہ نعمان اکیڈمی، مکی مسجد بخاری روڈ ڈیوڑھا پھاٹک، گوجرانوالہ، ایضاً، جامع الشواہد مشمولہ کتاب ''شرعی فیصلے'' صفحہ 476، 475، مطبوعہ مجلس تحفظ حدیث وفقہ، جامعہ اسلامیہ باب العلوم، کہروڑپکا)

مولوی حبیب الرحمان لدھیانوی دیوبندی صاحب کی اس تصدیق پر مولوی الٰہی بخش، مولوی حیدر علی، مولوی عبد الرحمٰن اور معین الاسلام صاحبان کے تائیدی دستخط موجود ہیں۔اس کے ساتھ ہی مولوی یعقوب نانوتوی دیوبندی صاحب کی تحریر بھی درج ہے جس میں وہ غیر مقلدین کے متعلق لکھتے ہیں ''عقائد اس جماعت کے جبکہ خلاف جمہور اہل سنّت ہیں تو بدعتی ہونا ان کا ظاہر ہے اور مثل تجسیم اور تحلیل چار سے زیادہ ازواج کے اور تجویز تقیہ اور بُرا کہنا سلف صالحین کا فسق یا کفر ہے تو اب نماز اور نکاح اور ذبیحے میں اِن کے احتیاط لازم ہے جیسے روافض اور خوارج کے ساتھ احتیاط چاہئے حررہ محمد یعقوب النانوتوی عفا عنہ القوی''

اس تحریر کے ساتھ مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی، مولوی ابوالخیرات سید احمد دیوبندی، مولوی محمود حسن دیوبندی، مولوی محمد محمود دیوبندی، مولوی غلام رسول دیوبندی، مولوی مظاہر الحق دیوبندی، مولوی محمد حسن دیوبندی، مولوی عزیز الرحمٰن دیوبندی صاحبان کے تائیدی دستخط موجود ہیں۔ (جامع الشواہد مشمولہ کتاب ''غیر مقلدین کے خلاف عرب وعجم کے فتوے'' صفحہ 36، 35، مطبوعہ نعمان اکیڈمی، مکی مسجد بخاری روڈ ڈیوڑھا پھاٹک، گوجرانوالہ، ایضاً کتاب ''شرعی فیصلے'' صفحہ 476، مرتب مولوی منیر اختر دیوبندی، مطبوعہ مجلس تحفظ حدیث وفقہ، جامعہ اسلامیہ باب العلوم، کہروڑپکا) گنگوہی صاحب کی تصدیق شامل کر کے یہ کل چودہ دیوبندی علماء ہیں جنہوں نے ''جامع الشواہد'' کی بھرپور تائید وتصدیق کی ہے۔

اب مؤلّف ''نزہۃ الخواطر'' اور ان کے حامی ''جامع الشواہد'' کی تائید وتوثیق کرنے والے اپنے مذکورہ بالا اکابرِ دیوبند کے بارے میں بھی یہی کہیں گے جو ''جامع الشواہد'' کے بارے میں کہا ہے؟ یا حسبِ معمول اپنوں کے متعلق زبان بند رکھی جائے گی؟ اگر ''جامع

الشواہد'' کے دیوبندی مصدقین کے بارے میں زبان بند رکھی جائے گی تو اس سے آپ کی ایک اور ناانصافی دنیا پر مزید واضح ہو جائے گی کہ دیوبندی حضرات کے اپنے اور بیگانوں کے لیے اصول الگ الگ ہیں۔

فتویٰ ''جامع الشواہد'' کو دیوبندی غیر مقلّدین کے خلاف اہم ہتھیار کے طور پر استعمال کرتے ہیں:

۳۔حضرت محدّث سورتی کا یہ رسالہ ''جامع الشواہد'' دیوبندی معترض صاحب کے ہم مسلک علماء کے درمیان بھی مقبولیت رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گوجرانوالہ سے ایک کتاب ''غیر مقلّدین کے متعلق عرب وعجم کے فتوے'' شائع ہوئی (جس کا ابتدائیہ دیوبندی حضرات کے مزعومہ امام اور مناظر مولوی امین صفدر اوکاڑوی دیوبندی صاحب نے لکھا ہے) اس میں (۱) ''تنبیہ الضآلین وہدایت الصالحین'' مرتب مولوی عنایت علی دہلوی اور (۲) ''فتویٰ علماء دہلی مع مواہیر وبعض نشانی'' کے ساتھ حضرت مولانا وصی احمد مُحدِّث سورتی کا رسالہ (۳) ''جامع الشواہد فی اخراج الوہابیین عن المساجد'' بھی شامل ہے۔

۴۔اس کے علاوہ مولوی منیر احمد دیوبندی کی تالیف ''شرعی فیصلے'' (صفحہ 442 تا 489، مطبوعہ مجلس تحفظ حدیث و فقہ جامعہ اسلامیہ باب العلوم، کہروڑ پکا) میں بھی رسالہ ''جامع الشواہد'' کی تلخیص اور اس پر لکھی گئی تمام تصدیقات نقل کی گئی ہیں کتاب ''شرعی فیصلے'' کے ٹائٹل پر یہ عبارت لکھی گئی ہے۔

''گذشتہ ڈیڑھ صدی میں غیر مقلّدین کے متعلق عرب وعجم سے صادر ہونے والے قدیم وجدید شرعی فیصلوں کا ایک مستند مجموعہ''

مولوی منیر احمد دیوبندی کا ''جامع الشواہد'' پر اعتبار:

۵۔مولوی منیر احمد دیوبندی صاحب نے اپنی کتاب ''شرعی فیصلے'' میں ''جامع الشواہد'' کو غیر مقلدین کے خلاف ایک مستند ہتھیار کے طور پر شامل کیا ہے اس مجموعے کے شروع میں ''سبب تالیف'' کے عنوان کے تحت غیر مقلّدین کے دو اقوال ''جامع الشواہد'' کے

حوالہ سے بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''۵۔ چاروں اماموں کے مقلِّد اور چاروں طریقوں کے متبع یعنی حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی اور چشتیہ وقادریہ ونقشبندیہ ومجددیہ وغیرہ سب لوگ مشرک اور کافر ہیں۔ اعتصام السنہ 8، 7 (بحوالہ جامع الشواہد) ۶۔ مولوی محمد یسین نے رسالہ ''اشعار الحق'' میں سب مقلّدین کو رافضی پلید اور شیطان و کافر لکھا ہے۔ (بحوالہ جامع الشواہد)۔'' (شرعی فیصلے، صفحہ 7، مطبوعہ مجلس تحفظ حدیث وفقہ، جامع اسلامیہ باب العلوم، کہروڑ پکا)

اب بتایئے! اگر ''جامع الشواہد'' میں غیر مقلّدین کے بیان کئے گئے عقائد میں خیانت کی گئی ہے تو پھر مولوی منیر اختر دیوبندی صاحب کا ایسی کتاب کے حوالہ جات سے غیر مقلّدین پر اعتراض کرنا کیسے درست ہوا؟

مولوی الیاس گھمن دیوبندی کا ''جامع الشواہد'' پر اعتماد:

۶۔زمانۂ حال کے مشہور سارقِ کُتُب مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب نے اپنی کتاب ''المہند اور اعتراضات کا جائزہ'' میں بھی ''جامع الشواہد'' پر اعتماد کرتے ہوئے اس کا حوالہ پیش کیا ہے، گھمن صاحب اس کتاب میں لکھتے ہیں:

''غیر مقلّد عالم حسین خان لکھتے ہیں: ''انبیا علیہم السلام سے احکامِ دینی میں بھول چوک ہو سکتی ہے'' (رد التقلید بکتاب المجید، ص۱۳)

نوٹ: اس کتاب پر مولوی نذیر حسین دہلوی اور جناب شریف حسین دہلوی وغیرہ اکابر غیر مقلّدین کے دستخط اور مہریں موجود ہیں۔ بحوالہ ''جامع الشواہد'' ص۱۴'' (المہند اور اعتراضات کا جائزہ صفحہ ۲۴۶ مطبوعہ مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ ۸۷ جنوبی لاہور روڈ، سرگودھا)

مذکورہ بالا اقتباس سے ثابت ہو گیا کہ گھمن صاحب نے بھی ''جامع الشواہد'' کے حوالہ جات پیش کر کے ''نزہۃ الخواطر'' کے دیوبندی مؤلف کے ''جامع الشواہد'' کے متعلق مؤقف کی تردید کردی ہے۔

اب بتایا جائے کہ اگر ''جامع الشواہد'' میں حضرت محدِّثِ سورتی نے غیر مقلّدین

کے عقائد واعمال کے بیان کرنے میں تعصّب سے کام لیا تھا اور ان کو غلط اور کفریہ معانی پر محمول کیا تھا تو دیوبندی حضرات نے غیر مقلدِین کے خلاف ترتیب دی جانے والی کتب میں اس (''جامع الشواہد'') کو کیوں شامل کیا؟ اور غیر مقلدِین کے خلاف لکھی گئی اپنی تحریرات میں اس کے حوالہ جات کیوں پیش کیے؟ (جواب دیتے وقت یہ بات ذہن نشین رہے کہ مولوی منیر احمد دیوبندی صاحب کی کتاب کے ٹائٹل پر اس کتاب میں شامل فتاویٰ (''جامع الشواہد'' وغیرہم) کو ''مستند'' لکھا گیا ہے)۔

مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی صاحب کے اُصول سے بھی ''جامع الشواہد'' دیوبندی علماء کے نزدیک معتبر ثابت ہوگئی:

۷۔ دیوبندی حضرات کے امام مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں: ''جب کوئی مصنّف کسی کا حوالہ اپنی تائید میں نقل کرتا ہے اور اس کے کسی حصہ سے اختلاف نہیں کرتا تو وہی مصنّف کا نظریہ ہوتا ہے''۔ (تفریح الخواطر، صفحہ 79، مطبوعہ مکتبہ صفدریہ، نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ)

گکھڑوی صاحب کے بیان کردہ اس اُصول سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ اگر ''جامع الشواہد'' میں کوئی حوالہ یا استدلال غلط ہوتا تو دیوبندی حلقہ کی طرف شائع ہونے والی دو کُتُب ''غیر مقلدِین کے متعلق عرب وعجم کے فتوے'' اور ''شرعی فیصلے'' کے مرتّب ومؤلّف صاحبان ''جامع الشواہد'' میں ایسی خامیوں کی نشاندہی ضرور کرتے لیکن انہوں نے اس طرح کی کوئی نشان دہی نہیں کی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ''جامع الشواہد'' ان دیوبندی حضرات کے نزدیک بھی معتبر ہے۔ لہٰذا اب دیوبندی حضرات یہ بتائیں کہ ''نزہۃ الخواطر'' کے دیوبندی مؤلّف کو غلط قرار دیں گے یا سرفراز گکھڑوی صاحب کے اُصول کو غلط قرار دیں گے؟ بتایئے کون سی بات قبول ہے؟

مولوی عبدالحق بشیر دیوبندی کی طرف سے ''جامع الشواہد'' کی زبردست تائید:

مولوی محمود احمد سلفی ابن مولوی اسماعیل سلفی اپنی کتاب میں مولوی عبدالحق بشیر

دیوبندی صاحب کی کتاب ''فتویٰ امام ربانی برمرزا قادیانی'' سے ایک اقتباس نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''مولانا عبدالحق بشیر صاحب اعتراف کرتے ہیں کہ: علمائے دیوبند کا یہ قابلِ فخر کارنامہ ہے کہ ''ان فرنگی لٹیروں اور ان کے حاشیہ برداروں سے بچانے کے لیے انہوں نے با قاعدہ عملی جدوجہد کی چنانچہ اس فرقہ کی انہی خطرناک اور اسلام دشمن سرگرمیوں کی وجہ سے تمام جید علماء ہند وحجاز کی طرف سے یہ فتویٰ مشترکہ طور پر جاری ہوا کہ مساجد کے اندر فساد برپا کرنے والے اور مسلمانوں کے اتحاد اور اتفاق کے خلاف سرگرمیاں جاری کرنے والے ان فسادی لوگوں کا داخلہ اہلسنّت والجماعت کی مساجد میں بند کردیا جائے کیونکہ یہ لوگ فساد مچانے والے اور گستاخ۔ اہل سنّت ان کو اپنی مساجد میں داخل ہونے کی اجازت نہ دیں یہ انگریز کے ایجنٹ ہیں ان کا کام مساجد میں فساد کرنے کے سوا کچھ نہیں انہوں نے ملّتِ اسلامیہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کیا اور مساجد کو جھگڑوں کا اکھاڑہ بنادیا اور آئے دن مساجد میں نت نئے جھگڑے پیدا کرتے رہتے ہیں، علمائے دیوبند اور علمائے حجاز کا یہ فتویٰ پہلے ''انتظام المساجد'' کے نام سے، دوسری دفعہ ''جامع الشواہد'' کے نام سے شائع ہوا اِس فتویٰ نے اس فرقہ کی حیثیت اور ساکھ ختم کر دی (ص ۱۳)'' (علمائے دیوبند کا ماضی، صفحہ ۱۳۵، مطبوعہ ادارہ نشر التوحید والسنۃ، لاہور، جولائی ۲۰۰۳ء)

مولوی عبدالحق بشیر دیوبندی صاحب کا اقتباس قارئین نے ملاحظہ کیا جس میں انہوں نے لدھیانہ کے دیوبندی علماء کی تالیف ''انتظام المساجد'' کے ساتھ ساتھ عالمِ اہل سنت حضرت مولانا وصی احمد مُحدِّث سورتی کے فتویٰ ''جامع الشواہد'' کو علماء دیوبند کے کھاتے میں ڈال لیا اور اس کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس فتویٰ ''جامع الشواہد'' کی تائید جید علماء ہندوستان وحجاز نے کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس فرقہ کی حیثیت اور ساکھ ختم ہوکر رہ گئی۔ الفضل ماشهدت به الاعداء۔

اب آپ ہی بتایئے کہ ایک طرف مولوی عبدالحق بشیر دیوبندی صاحب 'جامع الشواہد'' کی مقبولیت اور اس کے فوائد کی وجہ سے اس کو علماء دیوبند کا کارنامہ بتاتے ہیں اور اس کی تصدیق کرنے والے علماء کو جید علماء کہتے ہیں جب کہ دوسری طرف ''نزہۃ الخواطر'' کے دیوبندی مؤلّف ''جامع الشواہد'' کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''یہ ان فقہاء میں سے ہیں جو

نصوصِ حدیث پر عمل کرنے والوں سے متعصّب ہوتے اور ان لوگوں کو سخت بُرا بھلا کہتے۔ ان ہی لوگوں کی کتابوں سے مختلف اقوال جمع کر کے ان تمام اقوال کا ان کا مذہب بنا دیا اور ان اقوال کو ایسے معانی پر محمول کیا کہ ان کے کہنے والوں کو کافر کہا جا سکے، اس لیے ہر اس شخص کو کافر کہا جو اس پر عمل کرتا اور جیسی حدیث پر اعتماد رکھتا ہے۔ بالآخر ان لوگوں کو اپنی مسجدوں سے نکالنے کا فتویٰ دے دیا اور اس کی پوری کوشش کرنے لگے کہ جس طرح ممکن ہو سکے فقہاء کی بھی مہریں ان باتوں پر لگائی جا سکیں اور ان فقہاء کی مہروں کا نام عربی میں رکھا "**جامع الشواهد لاخراج غير المقلّدين من المساجد**" (یعنی مسجدوں سے ان تمام غیر مقلّدوں کے نکالنے کی دلیلوں کے لیے جامع قول) اس مسئلہ میں لوگوں کی دلیلیں اور مہریں بے حد وحساب تھیں۔" (نزہۃ الخواطر، جلد ہشتم، ترجمہ بنام چودہویں صدی کے علمائے برصغیر، صفحہ 644، دار الاشاعت اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی)

دیوبندی حضرات بتائیں کہ "جامع الشواہد" کی بھرپور تائید وتوثیق کرنے والے مولوی عبدالحق بشیر دیوبندی صاحب اور "جامع الشواہد" کی مخالفت کرنے والے دیوبندی مؤلّف "نزہۃ الخواطر" میں سے کون سا دیوبندی عالم غلط بیانی سے کام لے رہا ہے؟

وہابیہ دیوبندیہ کے امام الہند ابوالکلام آزاد کی طرف سے "جامع الشواہد" میں درج غیر مقلّدین کے بعض عقائد کی تصدیق:

دیوبندی اور وہابی حضرات کے مشترکہ امام الہند ابوالکلام آزاد صاحب اپنی کتاب "آزاد کی کہانی آزاد کی زبانی" میں "جامع الشواہد" کے متعلق یوں گویا ہوتے ہیں: "اس زمانے میں ہندوستان میں ایک فتویٰ "جامع الشواہد فی اخراج الوہابیین عن المساجد" کے نام سے مرتّب ہوا تھا اس میں چند عقائد تو واقعی اس جماعت کے تھے" (آزاد کی کہانی آزاد کی زبانی، صفحہ ۸۹، مطبوعہ مکتبہ اشاعت القرآن، دہلی۔ بار دوم ۱۹۶۵ء)

ابوالکلام آزاد صاحب کے پیش کیے گئے اقتباس میں انہوں نے یہ تسلیم کیا ہے کہ "جامع الشواہد" میں غیر مقلدین کے بیان کیے گئے چند عقائد واقعتاً غیر مقلّدین کے ہیں جب کہ دوسری طرف "نزہۃ الخواطر" کے دیوبندی مؤلّف صاحب کا مؤقف یہ ہے کہ "جامع

الشواہد" میں غیر مقلّدین کے عقائد کو غلط معانی پر محمول کیا گیا ہے۔ ابوالکلام آزاد صاحب کے اس اقتباس سے اتنا تو بہر حال ثابت ہو گیا کہ ان کے نزدیک مؤلّف "نزہۃ الخواطر" کا "جامع الشواہد" کے متعلق اعتراض مکمل حقائق پر مبنی نہیں۔ کیونکہ مؤلّف "نزہۃ الخواطر" نے "جامع الشواہد" کو مکمل طور پر غلط اور حقائق کے منافی قرار دیا ہے۔ دیوبندی حضرات بتائیں کہ ان دونوں میں سے کون سچا ہے؟

وہابیہ دیوبندیہ کے امام الہند ابوالکلام آزاد کے والدِ گرامی مولانا خیر الدین کا "جامع الشواہد" پر اعتماد:

ابوالکلام آزاد صاحب اپنے والد مولانا خیر الدین کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں (جس کا خلاصہ یہ ہے) کہ انہوں نے مکہ مکرمہ میں علماء وحاکمِ مکہ کے سامنے مولوی نذیر حسین دہلوی کو وہابیوں کا سرغنہ بتا کر ان کے عقائد زیادہ تر مولانا وصی احمد مُحدّث سورتی کی کتاب "جامع الشواہد" سے پیش کیے تھے، ابوالکلام آزاد صاحب کے الفاظ ملاحظہ کریں:

"والد مرحوم نے مولانا نذیر حسین مرحوم کے عقائد کی فہرست زیادہ تر اِسی "جامع الشواہد" سے اخذ کی تھی"۔ (آزاد کی کہانی آزاد کی زبانی، صفحہ ۸۹، مطبوعہ مکتبہ اشاعت القرآن، دہلی۔ بار دوم ۱۹۶۵ء)

"جامع الشواہد" پر اعتراض کرنے والے دیوبندی مسٹر ابوالکلام آزاد کے والد مولانا خیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کے بارے کیا حکم بیان کریں گے جنہوں نے ("جامع الشواہد") کو مستند تسلیم کرتے ہوئے اس کے مندرجات کو مولوی نذیر حسین دہلوی غیر مقلّد کے خلاف پیش کیا۔

جواب کا حصہ دوم، جس میں "جامع الشواہد" کی طرز پر غیر مقلّدین کے خلاف لکھی گئی دیوبندی علماء کی اپنی یا ان کی معتمد کُتُب سے الزامی طور پر "جامع الشواہد" کو درست ثابت کیا گیا ہے:

دامن کو ذرا دیکھ:

۸۔ مولوی محمد لدھیانوی دیوبندی صاحب نے بھی ایک رسالہ "انتظام المساجد

باخراج اهل الفتن والمفاسد" تحریر کیا، (جو کہ حضرت سیدی زینی دحلان مکی کے رسالہ "خلاصة الكلام" کے ترجمہ بنام "فیوضات سید احمد مکی فی بیان ارتداد محمد بن عبدالوہاب نجدی" کے ساتھ بھی شائع ہوا اس کے آخر میں مرزا قادیانی کی تردید میں ایک فتوی بھی درج ہے)۔ یہ مجموعہ 1307 ہجری میں " باہتمام محمد عبداللہ المشہور ملک ہیرا تاجر کتب، لاہور" شائع ہوا۔ رسالہ "انتظام المساجد" کا خلاصہ مولوی عبدالقادر لدھیانوی، مولوی محمد لدھیانوی، مولوی عبداللہ لدھیانوی اور مولوی عبدالعزیز لدھیانوی دیوبندی صاحبان کے مجموعہ فتاویٰ بنام "فتاوی قادریہ" (صفحہ 53 تا 56، مطبوعہ در مطبع قیصر ہندلودھیانہ 1319 ہجری) میں بھی شامل ہے۔ اس رسالہ میں نواب صدیق حسن خان بھوپالی، مولوی محمد حسین لاہوری، مولوی عطا محمد ہوشیار پوری اور جالیسری نامی غیر مقلّد علما کی کُتُب میں درج ان کے مختلف اقوال کے متعلق سوال کیا گیا کہ ان کُتُب میں حضرت عمر فاروق کو بدعتی، اللہ تعالیٰ کو عرش پر مستقر، تین طلاق والی عورت کے بغیر حلالہ کے پہلے شوہر سے نکاح کو جائز، ساس سے نکاح کو درست، جمعہ کی شرائط کو شیطانی افعال، وطی فی الدبر کو جائز اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خنزیر کی چربی سے بنی چیزیں کھانے والا لکھا گیا ہے (نعوذ باللہ) ان سوالات کے جواب میں مولوی محمد لدھیانوی دیوبندی نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق غیر مقلّدین کے اس افتراء کی وجہ سے ان پر کفر کا فتوی دیا ملاحظہ ہو رسالہ "انتظام المساجد مع رسالہ فیوضات سید احمد مکی فی بیان ارتداد محمد بن عبدالوہاب نجدی و تردید غلام احمد قادیانی" صفحہ ۲۸، ۲۹ (باہتمام محمد عبداللہ المشہور ملک ہیرا تاجر کُتُب، لاہور)

اس رسالہ میں دیوبندی مولوی صاحب غیر مقلّدین کے بارے میں لکھتے ہیں:

"اگرچہ تم لوگ اپنے زعم میں مثل خوارج وغیرہ فرقہائے باطلہ کے اپنے آپ کو عاملِ قرآن سمجھتے ہو لیکن جب تم بموجب تحقیق اہلِ سنّت جماعت کی مثل خوارج کے در پردہ منکرِ قرآن ہوئے تو ہم تم کو اہل حق کس طرح قرار دیں اور نیز جبکہ ہم لوگ تمہارے نزدیک مشرک ہوئے پس مسلمان جاننا ہمارا تم کو گویا اپنے مشرک ہونے پر اقرار کرنا ہے پس بنا بر تحقیقات صدر اخراج کرنا انکا مساجد سے لازم ہے۔" (انتظام المساجد باخراج اہل الفتن والمفاسد، صفحہ 30، مطبوعہ باہتمام محمد عبداللہ المشہور ملک ہیرا تاجر کُتُب، لاہور 1307 ہجری)

یعنی لدھیانوی دیوبندی صاحب کے نزدیک غیر مقلّدین کو مسلمان سمجھنا خود کو مشرک قرار دینا ہے۔ انہی دیوبندی مولوی صاحب نے سوال میں مذکور غیر مقلّدین کے دیگر اقوال کی بنا پر ان کو فتنہ و فساد کا موجب قرار دے کر مساجد سے نکالنے کا حکم دیا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ "نزہۃ الخواطر" کے دیوبندی مؤلّف نے رسالہ "انتظام المساجد" کے اپنے ہم عصر دیوبندی مؤلّف پر "جامع الشواہد" کی طرح یہ اعتراض کیوں نہ کیا گیا کہ اس میں ان غیر مقلّدین کو خواہ مخواہ کافر اور فتنہ و فساد کا موجب قرار دے کر مساجد سے نکالنے کا حکم دیا گیا ہے۔ بات دراصل وہی ہے کہ ان دیوبندی حضرات کے اپنوں کے لئے اصول الگ ہیں اور غیروں کے لئے الگ۔

۹۔ مولوی امین صفدر اوکاڑوی دیوبندی صاحب کی کتاب "غیر مقلدین کی غیر مستند نماز"، "مکتبۃ البخاری، نزد صابری مسجد، گلستان کالونی، کراچی" سے شائع ہوئی اس کتاب کے آخر میں "غیر مقلّدین کے رد میں لاجواب کتابیں" کا عنوان قائم کر کے ۸۳ کتابوں کے نام لکھے گئے ہیں جن میں صفحہ ۶۳ پر ۴۷ نمبر کے تحت مولوی محمد لدھیانوی دیوبندی صاحب کی کتاب "انتظام المساجد باخراج اهل الفتن والمفاسد" کا نام لکھا ہے۔ اب بتائیے کیا یہ صریح ناانصافی نہیں کہ "جامع الشواہد" کو رد کر دیا جائے لیکن اسی طرز پر لکھی گئی اپنے دیوبندی عالم کی کتاب کو رد غیر مقلّدیت کی بہترین کتابوں میں شمار کر لیا جائے۔

"نزہۃ الخوطر" کے دیوبندی مؤلّف کے اعتراض کے مطابق دیوبندی علما کی طرف سے ہم اہلِ سنّت اور غیر مقلّد وہابی حضرات کے خلاف لکھی گئی تمام کُتُب کالعدم قرار پاتی ہیں:

۱۰۔ اسی کتاب "شرعی فیصلے" میں مولوی منیر احمد دیوبندی صاحب نے سببِ تالیف میں غیر مقلّدین کا رد کرتے ہوئے غیر مقلّدین کی کُتُب:

(۱) ترجمان وهابیہ (۲) فتنۂ ثنائیہ (۳) الظفر المبین (۴) حقیقة الفقه (۵) سیاحة الجنان (۶) طریق محمدی (۷) نتائج التقلید (۸) کفن دفن کے مسائل و احکام (۹) اسلام کی امانت سینوں میں ہے ہمارے (۱۰) رسائل بہاولپوری (۱۱) قول حق (۱۲) حنفیوں کے لیے دعوتِ فکر (۱۳) شمع محمدی (۱۴) بدور الاهله

(۱۵) الروضة الندیه (۱۶) میں اہلحدیث کیوں ہوا (۱۷) دعوت الی الخیر (۱۸) عرف الجادی (۱۹) ہدیۃ المہدی (۲۰) نزل الابرار (۲۱) اور فتاویٰ ثنائیہ نامی کُتُب میں درج مختلف اقوال کی بناء پر غیر مقلّدین کا رد کیا ہے۔

اب قارئین خود ہی فیصلہ کریں کہ اگر حضرت مولانا وصی احمد مُحدِّث سورتی رحمۃ اللہ علیہ ''جامع الشواہد'' میں غیر مقلّدین کی کتب سے ان کے غلط عقائد اور اعمال کا رد کریں تو یہ نادرست ٹھہرے اور مصنّف ''نزہۃ الخواطر'' اس کے متعلق یہ لکھیں کہ ''یہ ان فقہاء میں سے ہیں جو نصوصِ حدیث پر عمل کرنے والوں سے متعصب ہوتے اور ان لوگوں کو سخت بُرا بھلا کہتے۔ ان ہی لوگوں کی کتابوں سے مختلف اقوال جمع کر کے ان تمام اقوال کو ان کا مذہب بنا دیا اور ان اقوال کو ایسے معانی پر محمول کیا کہ ان کے کہنے والوں کو کافر کہا جاسکے''۔ (نزہۃ الخواطر، جلد ہشتم، ترجمہ بنام چودہویں صدی کے علمائے برصغیر، صفحہ 644، دارالاشاعت اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی)

اور اگر ان کے اپنے ہم مسلک دیوبندی حضرات ایسا لکھیں تو ان کے بارے میں زبانوں پر مہریں لگ جاتی ہیں۔ اب محض مولانا وصی احمد مُحدِّث سورتی پر اعتراض دھرنا اور انھیں متعصّب قرار دینا سراسر ناانصافی نہیں؟

۱۱۔ زمانۂ حال کے دیوبندی حضرات کے ''مزعومہ اسلام کے متکلم'' مولوی الیاس گھمن صاحب (جو سرقۂ کُتُب میں ایک خاص مہارت رکھتے ہیں) نے غیر مقلّدین کے خلاف ایک کتاب بنام ''فرقہ غیر مقلّدین پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ'' (مطبوعہ اتحاد اہل سنت والجماعۃ، پاکستان) لکھی ہے جس میں غیر مقلّدین کی مختلف کُتُب سے مختلف اقوال نقل کر کے غیر مقلّدین کا رد کیا گیا ہے۔ دیوبندی حضرات سے سوال ہے کہ الیاس گھمن دیوبندی صاحب کا یہ طریقہ کار درست ہے یا نہیں؟ اگر درست نہیں تو صرف ''جامع الشواہد'' پر اعتراض کیوں، گھمن صاحب پر کیوں نہیں؟ اور اگر گھمن صاحب کا طریقہ درست ہے تو پھر رسالہ ''جامع الشواہد'' پر اعتراض کیوں کیا گیا؟ کیوں کہ مؤلّف ''نزہۃ الخواطر'' کے بقول ''جامع الشواہد'' میں بھی ایسا ہی کیا گیا ہے۔

۱۲۔ مولوی انصر باجوہ دیوبندی صاحب نے ایک کتاب ''غیر مقلّدین کے عقائد'' (مطبوعہ اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ، پاکستان) لکھی ہے، جس میں غیر مقلّدین کی مختلف کُتُب سے ان کے اقوال کو ان کا مذہب بیان کر کے ان کا رد کیا گیا ہے؟

۱۳۔ اس کے علاوہ دیوبندی علماء ہم اہلسنّت کے خلاف مختلف معتبر و غیر معتبر کُتُب سے دجل و تلبیس کر کے مختلف اقوال (جن کو ہم رد کرتے ہیں) کو ہمارا مذہب بنا کر پیش کرتے ہیں۔ ان کا یہ طریقہ بھی مصنّف ''نزہۃ الخواطر'' کے مطابق غلط ٹھہرا۔ ہے کوئی دیوبندی، جو مصنّف ''نزہۃ الخواطر'' کے ''جامع الشواہد'' پر کیے گئے اعتراض کو سامنے رکھ کر اس اصول کے مطابق مندرجہ بالا ذکر کردہ کُتُب (اور ان کے علاوہ اس طرز پر جتنی دیوبندی کُتُب لکھی گئی ہیں ان سب) کو درست ثابت کر سکے؟ اگر کسی میں ہمت ہے تو مردِ میدان بنے اور اگر اس کی ہمت نہ ہو تو صاحبِ ''نزہۃ الخواطر'' کے ''جامع الشواہد'' پر کیے گئے اعتراض کو غلط قرار دیا جائے۔ بتایئے!! کون سی بات قبول ہے؟

دیوبندی حضرات کے نزدیک معتمد سمجھی جانے والی کتابوں میں غیر مقلّدین کے متعلق دیے گئے فتاویٰ:

۱۴۔ صاحبِ ''نزہۃ الخواطر'' کو ''جامع الشواہد'' میں غیر مقلّدین کے متعلق حکمِ شرعی پر بہت تکلیف ہوئی تھی جس کا ازالہ کرنے کے لیے انہوں نے حضرت مولانا وصی احمد مُحدِّث سورتی رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراض کیا۔ مؤلّف نزہۃ الخواطر'' اور ان کے حامی دیوبندیوں کو آئینہ دکھانے کے لیے مولوی منیر احمد دیوبندی صاحب کی ترتیب شُدہ کتاب ''شرعی فیصلے'' اور قاری عبدالرحمان پانی پتی صاحب کی کتاب ''کشف الحجاب'' میں غیر مقلّدین کے خلاف لکھے گئے کچھ اقتباسات نقل کیے جارہے ہیں وہ ملاحظہ فرمائیں:

غیر مقلّد گمراہ ہیں: علمائے حرمین کا فتویٰ

۱۵۔ نواب قطب الدین دہلوی صاحب کی ایک تحریر کتاب ''تحفۃ العرب والعجم'' مطبوعہ: مطبع حسنی، دہلی کے حوالے سے مولوی منیر احمد دیوبندی صاحب نے کتاب ''شرعی

فیصلے'' میں نقل کی ہے ،جس میں انہوں نے غیر مقلدّوں کا رد کیا ہے اس تحریر سے کچھ اقتباسات ملاحظہ کیجیے:

''چاروں وہاں کے مفتیوں نے اور تمام وہاں کے دیگر علماء نے مثل شیخ محمد عابد سندھی مصنّف ''طوالع الانوار حاشیہ درمختار'' وغیرہ نے بالاتفاق لکھ دیا کہ ایسے لوگ گمراہ اور گمراہ کرنے والے ہیں اور اس فتوی پر مواہیر اپنی ثبت فرمائیں بعد اس کے اس فتوی پر تمام علماء و مدرسین کلکتہ وغیرہ خصوصاً خلفاے حضرت سید احمد صاحب نے مہریں اپنی ثبت کیں''۔

(شرعی فیصلے ،صفحہ 28، مطبوعہ مجلس تحفظ حدیث وفقہ، جامعہ اسلامیہ باب العلوم، کروڑ پکا)

غیر مقلدِ فتنہ انگیز فرقہ ہے جس کا سید احمد رائے بریلوی کے خلفا نے رد کیا:

۱۶۔ ''اسی عرصہ میں مولوی محمد وجیہ الدین صاحب نے جو مدرس اوّل مدرسہ کلکتہ کے اور سرامد علمائے پورب سے ہیں ایک رسالہ موسوم بہ ''نظام الاسلام'' تالیف کیا کہ خوب مدلل بہ آیات واحادیث ہے اس فرقہ فتنہ انگیز کے رد میں اور استدلالات اپنے مذہب حنفی میں اور رفع شکوک مخالفین میں کہ خوبی اس کی دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے اور اس پر تمام علماء کلکتہ وغیرہ کیا مدرسین اور کیا خلفاے حضرت سید احمد صاحب کی مواہیر ثبت کرائیں تب لامذہب خائب وخاسر ہوئے بعضے ساکت ہوئے اور بعضوں نے تقیہ پر کام فرمایا''۔(شرعی فیصلے ،صفحہ 28)

غیر مقلدِ مولوی کی حرمین شریفین میں ذلت:

۱۷۔ ''ایک شخص عبداللہ صفی پوری کے دماغ میں خلل پیدا ہوا اور مکہ معظمہ میں وہ اسی جرم میں قید ہوا اور بہت ذلّت وخواری اس نے اٹھائی پٹنے کٹنے کی ،تب وہاں سے اس نے توبہ کا اظہار کر کے بباعث بعض رحم مزاجوں کی اعانت کے رہائی پا کر اور کتنے شہروں میں پھر پھرا کر دہلی میں آ کر وہی فساد لامذہبی کا پھیلانا شروع کیا بہتوں کو لامذہب بنایا اور کتنوں کو شبہ میں ڈال کر تباہ کیا''۔(شرعی فیصلے ،صفحہ 28)

غیر مقلدِ گمراہ اور چھوٹے رافضی ہیں:

۱۸۔ ''ان کے کلمات سن کر چہرہ مبارک حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب کا سرخ

ہو جاتا تھا اور فرماتے تھے کہ یہ لوگ ضَالّ ہیں اور مولوی محبوب العلی صاحب ایسے لوگوں کو بہتر 72 فرقوں کا ملغوبہ (مجموعہ) فرماتے تھے اور قلع قمع ان لوگوں کا بوجہ احسن کرتے تھے اور کوئی لامذہب ان کے سامنے دم نہ مار سکتا تھا اور مولوی عبد الخالق صاحب بھی ان کا رد بوجہ احسن فرماتے تھے اور خوب ان کی گت کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ لوگ چھوٹے رافضی ہیں''۔

(شرعی فیصلے ،صفحہ 29)

غیر مقلدّین کے پیشوا نذیر حسین دہلوی کا تقلید کو شرک وبدعت و گمراہ کہنا:

۱۹۔ نواب قطب الدین دہلوی صاحب غیر مقلدّین کے امام الکل نذیر حسین دہلوی صاحب کے متعلق لکھتے ہیں ''شیطان نے ورغلایا تو وہی وسوسے پھر پیدا ہوئے اور تقلید مذہبِ خاص کو بدعت وضلالت وشرک بتانے لگے''۔(شرعی فیصلے ،صفحہ 31)

مولوی نذیر حسین دہلوی کے فتوی کے مطابق تمام مقلدّین مشرک و بدعتی ہیں:

۲۰۔ ''سو ''تنویر الحق'' کے جواب میں رسالہ معیار لکھا گیا کہ اس سے تمام مقلدّین کیا، کیا اولیاء اور کیا علماء وصلحا، متقدمین ومتاخرین، مشرک و بدعتی ٹھہرے''۔

(شرعی فیصلے ،صفحہ 32)

تقلید کو بدعت اور گمراہی کہنے والے غیر مقلدّ خود بدعتی اور گمراہ ہیں:

۲۱۔ ''جس نے کہا: 'مطلق تقلید یا تقلیدِ شخصی بدعت اور گمراہی ہے تو وہ خود بدعتی اور گمراہ ہے' اور اس کے قول پر لازم آیا کہ سوادِ اعظم امت مرحومہ کا گمراہی پر ہے''۔

(شرعی فیصلے ،صفحہ 195)

کتاب ''الظفر المبین'' کا غیر مقلدّ مؤلّف گمراہ اور مسلمانوں کی جماعت سے خارج ہے:

۲۲۔ ''وہ خود بھی گمراہ ہے اور لوگوں کو بھی گمراہ کرنے والا ہے اور زمین میں فساد پھیلانے والا ہے اور تحقیق مزین کیا گیا ہے اس کے لیے اس کا بدعمل پس وہ اور اس کے تابعدار شیطان کی جماعت میں داخل ہیں۔ خبردار! بے شک شیطان کی جماعت ہی زیاں کار ہے اور یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ ان کے پاس کوئی دلیل ہے خبردار بے شک وہی جھوٹے ہیں

اور قول اس شخص کا کہ امام ابوحنیفہ کا مقلّد مشرک ہے یہ دلیل ہے اس کی کہ خود وہ مسلمانوں کی جماعت سے خارج ہے''۔(شرعی فیصلے، صفحہ 205،204)

ظفر المبین کا غیر مقلد مؤلف کفر میں جا پڑا:

۲۳۔''ظفر المبین'' کے غیر مقلّد مؤلّف کے متعلق مزید لکھا ہے کہ''اس شخص کا حکم یہ ہے کہ بے شک وہ گمراہ ہے اور گمراہ کنندہ۔ اس کی کتاب کے اقوال جو اوپر مذکور ہوئے ہیں بدعت اور گمراہی ہیں۔ بدعتی اور علمائے شرع سے خارج ہونے والا ایسی باتیں کرتا ہے اور بالخصوص اس کا فقہ کی معتبر کتابوں سے روکنا، پس بے شک یہ چاروں مذہب قرآن اور حدیث سے نکلے ہیں اور یہ عین شرع محمدی ہیں جو شخص اس سے نکلا کفر میں جا پڑا اور اس گمراہ کے قول پر لازم آتا ہے کہ بڑی بھاری جماعت نیکوکارانِ امتِ مرحومہ کی گمراہی پر جمع ہوئی اور لاکھوں مسلمان (جن میں سے ہزارہا علمائے عظام و اولیائے کرام اور بے شمار نیکوکار جن کی عظمت ،شان اور جلالت برہان اور تقویٰ اور صلابتِ دینی پر سب اہل سنت بالاتفاق شہادت دیتے ہیں) بدعتی و گمراہ تھے اور بدعت اور گمراہی کی حالت میں مَرے حالانکہ پناہ بخدا ایسے ایمان کے سلب کرنے والے کلمے سے۔''(شرعی فیصلے، صفحہ 208)

ظفر المبین کا غیر مقلّد مؤلّف اگر فتنہ سے باز نہ آئے تو قتل کر دیا جائے:

۲۴۔''حاکمانِ اسلام پر اللہ تعالیٰ ان کو دو چند اجر عطا کرے واجب ہے کہ اس گمراہ اور گمراہ کنندہ (یعنی مصنّف ظفر المبین) کو سخت تعزیر سے دفع کریں اگر چہ قتل سے ہو''۔
(شرعی فیصلے، صفحہ 209)

غیر مقلّد بعض صورتوں میں کافر بعض میں بدعتی اور بعض میں فاسق ہیں:

۲۵۔''اور جو کوئی چاروں مذہب کا حق ہونا نہ جانے اور ان کی پیروی کا انکار کرے وہ شخص صاحبِ ضلالت ہے یعنی بعض صورتوں میں وہ کافر ہے اور بعض میں مبتدع خبیث اور بعض صورتوں میں فاسق اور لفظ ضال عام ہے کافر اور مبتدع اور فاسق کے لیے۔''
(شرعی فیصلے، صفحہ 227)

غیر مقلِّدوں پر کفر کا خوف ہے:

۲۶۔''جو کوئی چاروں مذہبوں کو مرجوح جان کر اپنی سمجھ کے موافق دعویٰ عمل حدیث صحیح کا کرتا ہے اور طاقتِ علمی اس قدر نہیں رکھتا کہ حدیث صحیح اور ضعیف اور متعارض میں فرق کر سکے تو ایسے آدمی پر کفر کا خوف ہے''۔(شرعی فیصلے، صفحہ 242)

''جب ان چار مذہبوں سے نہ نکلنے پر اجماع ہو گیا تو ان کے منکر پر بے ہودہ گوئی کے سبب توبہ اور استغفار لازم ہے نہیں تو آگے کفر کا سامنا ہے''۔(شرعی فیصلے، صفحہ 242)

تقلید کو بدعت اور گمراہی کہنے والے غیر مقلِّد گمراہ ہیں:

۲۷۔''مذہبِ خاص کی پیروی کرنے کو بدعت اور ضلالت کہنا ضلالت (گمراہی) ہے''۔(شرعی فیصلے، صفحہ 419)

غیر مقلِّدوں کے پیچھے نماز نادرست ہے:

۲۸۔''نماز پیچھے ان لوگوں کے درست نہیں نزدیک اہل سنّت و جماعت کے''۔
(شرعی فیصلے، صفحہ 503)

غیر مقلِّد بدعتی اور دوزخی ہے:

۲۹۔''جو شخص خارج ہے ان مذاہبِ اربعہ سے اس زمانہ میں وہ اہلِ بدعت اور اہلِ نار سے ہے''۔(شرعی فیصلے، صفحہ 507)

تمام غیر مقلِّد تقلیدِ شخصی کو شرک ہی کہتے ہیں اس لیے ان کو مسلمان کہنا خود کو مشرک قرار دینا ہے:

۳۰۔مولوی رشید احمد دیوبندی صاحب غیر مقلِّدین کے متعلق کہتے ہیں:''اس زمانہ کے چھوٹے، بڑے، پڑھے اور جاہل سب زبان سے تو اپنے آپ کو حنفی بتلاتے ہیں مگر تقلیدِ شخصی کو شرک ہی جانتے ہیں''۔(شرعی فیصلے، صفحہ 592)

یہاں مولوی محمد لدھیانوی دیوبندی صاحب کا قول دوبارہ نقل کیا جاتا ہے جس میں

وہ غیر مقلدِ ین کے متعلق لکھتے ہیں کہ ”نیز جبکہ ہم لوگ تمہارے نزدیک مشرک ہوئے پس مسلمان جاننا ہمارا تم کو گویا اپنے مشرک ہونے پر اقرار کرنا ہے“ (انتظام المساجد باخراج اہل الفتن والمفاسد، صفحہ 30، مطبوعہ باہتمام محمد عبداللہ المشہور ملک ہیرا تاجر کُتُب، لاہور 1307ہجری)

گنگوہی صاحب کے قول سے ثابت ہوا کہ ہر غیر مقلدِ تقلیدِ شخصی کو شرک سمجھتا ہے اور مولوی محمد لدھیانوی دیوبندی صاحب کے اقتباس سے ثابت ہوا کہ جو غیر مقلدِ تقلیدِ شخصی کو شرک کہے اُس کو مسلمان کہنا خود کو مشرک قرار دینا ہے لہٰذا ان اقتباسات کے مطابق تمام غیر مقلدِ مسلمان نہ رہے۔

مقلدِ ین و غیر مقلدِ ین میں اُصولی اختلافات ہیں:

۳۱۔ ”مقلدِ ین و غیر مقلدِ ین میں بہت سے اُصولی وفروعی اختلاف ہیں مثلاً یہ لوگ صحابہ کو معیارِ حق نہیں مانتے، ائمہ اربعہ پر سب وشتم کرتے ہیں اور ان کی تقلید کو جس کے وُجوب پر اُمت کا اجماع ہو چکا ہے، اس کو بدعت بلکہ بعض تو شرک تک کہہ دیتے ہیں۔ اسی طرح بہت سے اجماعی مسائل کے منکر ہیں بیس رکعت تراویح کو بدعتِ عمری کہتے ہیں وقوعِ طلاقِ ثلاثہ کو قرآن وحدیث کے خلاف کہتے ہیں۔ جمعہ کی اذانِ اوّل کو بدعتِ عثمانی کہتے ہیں اور بعض تو چار سے زائد عورتوں سے نکاح کو جائز کہتے ہیں متعہ کے جواز کے قائل ہیں“۔

(شرعی فیصلے، صفحہ 602)

غیر مقلدِ وں کو بعض علماء کافر کہتے ہیں:

۳۲۔ ”اسی سبّ وشتم اہل اللہ کی بدولت کوئی انہیں کفر کا خطاب دیتا ہے اور کوئی دوسرے خطاب سے یاد کرتا ہے بہر کیف ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو تو کوئی بھی نہ کہے گا پس ہم ناظرین کے سامنے اپنے اس بیان کو پیش کرتے ہیں کہ جب حضرات اہلِ تشیع سبّ وشتم کی بدولت اسلامی دنیا میں برائی سے یاد کیے جاتے ہیں اور کوئی ان کے پیچھے نماز کو جائز نہیں رکھتا تو ان غیر مقلدوں گستاخوں کے پیچھے جنہوں نے تمام اہل اللہ مقلدِ ین کو مشرک اور گمراہ، واجب النار، کتا اور سور اور نعوذ باللہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو رأس اور سردار فرقہ مرجیہ کو فیہ دشمنِ اہلِ

بیت بتایا تو کس طرح کوئی کہہ سکتا ہے کہ ان کے پیچھے نماز جائز ہے“۔ (شرعی فیصلے، صفحہ 639)

مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کے استاد قاری عبدالرحمان پانی پتی صاحب نے ”کشف الحجاب“ کے نام سے غیر مقلدِ ین کے رد میں کتاب لکھی اس کتاب میں غیر مقلدِ ین کا شدید رد کیا گیا ہے اس کے کچھ اقتباسات ملاحظہ کریں۔

شاہ اسحاق دہلوی غیر مقلدِ ین کو گمراہ اور ان کی امامت میں نماز کو باطل سمجھتے تھے: قاری عبدالرحمان پانی پتی

۳۳۔ قاری عبدالرحمان پانی پتی صاحب غیر مقلدِ ین کے متعلق شاہ اسحاق دہلوی صاحب کا موقف لکھتے ہیں: ”میاں صاحب تو اِن لوگوں کو ضال (گمراہ) اور مضل (گمراہ کرنے والے) کہتے تھے ان کی امامت جائز نہیں کہتے تھے“۔

(کشف الحجاب، لکھنؤ، مطبع بہار کشمیر، ص ۷)

یہی بات اسی کتاب میں ایک اور مقام پر بھی قاری صاحب نے لکھی ہے: ”مولانا اسحاق صاحب وعظ میں لامذہبوں کو ضال (گمراہ) مُضِل (گمراہ کرنے والے) فرماتے تھے“۔ (کشف الحجاب صفحہ۹ مطبوعہ مطبع بہار کشمیر واقع لکھنؤ)

غیر مقلدِ اہل سنّت کے دشمن ہیں: قاری عبدالرحمان پانی پتی

قاری عبدالرحمان پانی پتی صاحب ان کے متعلق لکھتے ہیں کہ ”غیر مقلدِ دشمنان اہل سنت ہیں“۔ (کشف الحجاب، صفحہ ۷، مطبوعہ مطبع بہار کشمیر واقع لکھنؤ)

مولوی نذیر حسین دہلوی غیر مقلدِ نے مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرنے کے لئے انگریزوں سے عہد کیا تھا: قاری عبدالرحمان پانی پتی

۳۴۔ قاری عبدالرحمان پانی پتی صاحب مولوی نذیر حسین دہلوی صاحب کے متعلق انکشاف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ”سنا گیا ہے کہ مولوی صاحب نے حکام سے عہد وقرار کیا ہے اپنی رہائی کے واسطے کہ میں مسلمانوں میں ایسا فساد اور اختلاف ڈال دوں گا کہ سرکار انگریز بہت خوش ہوگی تو مولوی صاحب نے اس اقرار کو تو خوب پورا کیا“۔ (کشف الحجاب، صفحہ۲۰، مطبوعہ مطبع بہار کشمیر واقع لکھنؤ)

مولوی عبدالحق بنارسی غیر مقلِد کے غلیظ عقائد کا بیان:

۳۵۔قاری صاحب مولوی عبدالحق بنارسی غیر مقلِد صاحب کے عقائد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''مولوی عبدالحق بنارسی کا فتویٰ جوازِ متعہ کا میرے پاس موجود ہے۔مولوی عبدالحق نے برملا کہا: عائشہ علی سے لڑی، اگر توبہ نہ کی ہوگی تو مرتد مری۔اور یہ بھی دوسری مجلس میں کہا کہ صحابہ کا علم ہم سے کم تھا اُن کو ہر ایک کو پانچ پانچ حدیثیں یاد تھیں ہم کو اُن سب کی حدیثیں یاد ہیں''۔(کشف الحجاب، ص ۱۷)

وہابی اللہ تعالیٰ کو جھوٹ بولنے پر قادر سمجھتے ہیں: شاہ اسحاق دہلوی

۳۶۔قاری عبدالرحمان پانی پتی صاحب اپنی کتاب میں اللہ تعالیٰ کے امکانِ کذب (جھوٹ بولنے پر قدرت رکھنے) کے متعلق غیر مقلِد وہابی حضرات کے عقیدہ کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''خدائے تعالیٰ پر کذب جائز رکھتے ہیں علی کل شئی قدیر کو دلیل لاتے ہیں محالات کو شئے میں داخل کرتے ہیں'' (کشف الحجاب، ص ۱۹)

قاری عبدالرحمان صاحب کے اس اعتراض سے غیر مقلِدین کے ساتھ دیوبندی عقیدہ کا بھی قلع قمع ہو جاتا ہے کیونکہ دیوبندی حضرات بھی امکانِ کذب کے قائل ہیں، مسئلہ امکان کذب میں غیر مقلِد وہابی اور مقلِد وہابی یعنی دیوبندی فرقے اپنے امام مولوی اسماعیل دہلوی کے پیروکار ہیں جنہوں نے اپنی کتاب ''یک روزہ'' میں یہی دلیل ذکر کر کے اپنے تئیں اللہ تعالیٰ کے لیے امکان کذب کا اثبات کیا ہے۔نعوذ باللہ۔

جواب کا حصہ سوم، جس میں ''جامع الشواہد'' پر مؤلّف ''نزہۃ الخواطر'' کے اعتراض کا تحقیقی جواب دیوبندی علما کی اپنی اور ان کی معتمد دیگر کُتُب سے دیا گیا ہے:

صاحبِ ''نزہۃ الخواطر'' نے جو یہ کہا کہ ''یہ ان فقہاء میں سے ہیں جو نصوصِ حدیث پر عمل کرنے والوں سے متعصّب ہوتے اور ان لوگوں کو سخت بُرا بھلا کہتے۔ان ہی لوگوں کی کتابوں سے مختلف اقوال جمع کر کے ان تمام اقوال کا ان کا مذہب بنا دیا اور ان اقوال کو ایسے معانی پر محمول کیا کہ ان کے کہنے والوں کو کافر کہا جا سکے اس لیے ہر اس شخص کو کافر کہا جو اس پر

عمل کرتا اور جیسی حدیث پر اعتماد رکھتا ہے'' اس کا جواب پہلے ہمارے پیش کئے گئے دلائل سے بتمام وکمال ہو چکا ہے، اس کی مزید وضاحت ذیل میں ملاحظہ کریں۔

۳۷۔مولوی منیر احمد دیوبندی صاحب کی مرتّب کردہ کتاب ''شرعی فیصلے'' میں غیر مقلّدین کی کُتُب میں پائی جانے والی گستاخیوں کے متعلق ان غیر مقلّدین کے اس جواب کہ ''ہم یہ عقیدے نہیں رکھتے'' کا رد اس طرح کیا گیا ہے:

''غیر مقلِدین کا تقیہ: اور جو اہلِ تقیہ غیر مقلِدین سے کسی عامی آدمی کے سامنے اس امر کا اقرار کرے کہ ہم ایسا نہیں کہتے تو اس کے قول و فعل کا کبھی اعتبار نہیں ہوسکتا ہے جب تلک کہ وہ اپنے ان پیشواؤں کا ساتھ نہ چھوڑے کہ جنہوں نے بزرگانِ دین کی نسبت ایسی سخت گوئی کی ہے''۔(شرعی فیصلے، صفحہ 633،632)

اسی مفہوم کی عبارت ''شرعی فیصلے'' کے صفحہ 643 پر بھی لکھی ہے۔اس اقتباس سے مؤلف ''نزہۃ الخواطر'' اور غیر مقلّدین کے شبہ کا رد ہو گیا کیونکہ غیر مقلّد سب کچھ جاننے کے باوجود اپنے ان پیشواؤں کی عقیدت کا دم بھرتے ہیں اور ان کی گستاخانہ عبارات کی وجہ سے ان کے متعلق لگائے گئے حکم شرعی کو تسلیم نہیں کرتے بلکہ ان کو اپنا پیشوا مانتے ہیں۔

۳۸۔مولوی محمد لدھیانوی دیوبندی صاحب بھی اپنی کتاب ''انتظام المساجد'' میں لکھتے ہیں کہ ''اگرچہ بعض غیر مقلّد بظاہر کلماتِ مذکورہ سے بریت اپنی بیان کرتے ہیں لیکن چونکہ موالات اور معاونت اُن کی مدِّ نظر رکھتے ہیں مثلاً اگر کوئی مقدمہ غیر مقلّدین کا ساتھ اہلِ سنت کے ہندوستان یا بنگالہ یا پنجاب وغیرہ میں واقع ہو چندہ جمع ہو کر روانہ ہوتا ہے اور بذریعہ خطوط تحریری مدد پہنچتی ہے پس یہ لوگ بھی بموجب آیت ﴿وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ﴾ (ترجمہ: ''اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے'') اُسی فریق میں داخل ہوئے'' (''انتظام المساجد (صفحہ ۳۱) مع فیوضات سید احمد مکی فی بیان ارتداد محمد بن عبدالوہاب نجدی وتردید غلام احمد قادیانی'' باہتمام محمد عبداللہ المشہور رملک ہیرا تاجر کتب، لاہور)

اس اقتباس سے بھی صاحبِ ''نزہۃ الخواطر'' کے ''جامع الشواہد'' پر کیے گئے اعتراض کی تغلیط ہو جاتی ہے کیوں کہ جب غیر مقلّد گستاخی کرنے والوں سے اظہارِ برأت

نہیں کرتے تو وہ بھی انہیں کے ساتھی شمار کیے جائیں گے۔

۳۹۔مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کے استاد قاری عبدالرحمان پانی پتی صاحب غیر مقلدین کے خلاف ''کشف الحجاب'' نامی کتاب میں ان کو شیعہ عقائد کا حامل قرار دے کر اسکے آخر میں لکھتے ہیں کہ ''غرض کہ یہ سارے علامات تشیع کے اس فرقے میں موجود اگر چہ سارے علامات ہر شخص میں نہیں ہیں بلکہ کل علامات کل فرقے میں ہیں''۔

(کشف الحجاب، صفحہ ۱۹، مطبوعہ مطبع بہار کشمیر واقع لکھنؤ)

مؤلف ''نزہۃ الخواطر'' اوران کے حامی دیوبندیوں کا اس اقتباس کے بارے میں کیا خیال ہے؟ جس میں مختلف غیر مقلدین کی عبارات کی بنا پر ان کے کُل فرقہ کو مطعون کیا جا رہا ہے، ما ھو جوابکم فھو جوابنا جو جواب اس کا دیں وہی جواب ہماری طرف سے'' جامع الشواہد'' کے متعلق سمجھ لیں۔اس مقالے سے واضح ہو گیا کہ ''نزہۃ الخواطر'' کے دیوبندی مؤلف ''جامع الشواہد'' کا رد کر رہے ہیں تو دوسری طرف دیوبندی فرقہ کے اکابر علماء اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں اس صورتِ حال کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے (ہم اہلِ سنت کے خلاف ''دست وگریبان'' نامی کتاب لکھنے والے مولوی ابوایوب دیوبندی صاحب کے اصول کے مطابق) یوں کہنا چاہیے کہ دیوبندی علماء ''جامع الشواہد'' کی توثیق پر ''دست وگریبان اور گتھم گتھا'' ہیں

مولانا عبدالعلی آسی مدراسی کی طرف سے ''جامع الشواہد'' کی حقانیت کی تصدیق وتعریف:

مولانا منصور علی مراد آبادی کی مشہور کتاب ''فتح المبین'' کے ساتھ شائع ہونے والے ضمیمہ بنام ''تنبیہ الوہابیین'' میں مولانا عبدالعلی آسی مدراسی نے ''جامع الشواہد'' کو شامل کیا ہے۔اس کتاب کو مشہور دیوبندی ناشر ''میر محمد کتب خانہ، کراچی'' نے شائع کیا ہے، جو اس کے صفحہ ۴۴۱ تا ۴۷۹ تک شامل ہے۔ ''جامع الشواہد'' کو نقل کرنے سے پہلے مولانا عبدالعلی آسی مدراسی صاحب اس کے متعلق لکھتے ہیں کہ

''ہم یہاں فتویٰ'' جامع الشواھدفی اخراج الوھابیین عن المساجد'' کو حسبِ وعدۂ سابقہ درج کیے دیتے ہیں تا ناظرین کو ان لوگوں کا جھوٹا وعدۂ انعام کرنا اُن مسائل اوراحکام کے وجہِ ثبوت میں ظاہر ہو جائے اور نیز ہر شخص جو اُس کو ملاحظہ کرے غیر مقلدوں کے عقائدِ فاسدہ ومسائلِ کاسدہ سے بخوبی ماہر ہو جائے کہ اس فتویٰ ''جامع الشواہد'' کے مفتی لبیب اور فقیہ ادیب نے بقید ہندسۂ صفحہ ونام کتاب اُن کے عقائد واعمال کو اُنہیں کے اقوال سے ثابت کر کے دکھا دیا بلکہ زبانِ خود زیانِ خود کا اُن کو مصداق بنا دیا اور غرض اس سے یہی ہے کہ برادرانِ دینی اس کو دیکھ کر ضلالت اور گمراہی سے بچیں اور سلف صالح کا طریقہ جو بالکل طریقۂ سنتِ نبوی اور عین اتباعِ شریعتِ مصطفوی ہے اختیار کریں اور اس میں کوئی طعن واعتراض اہل حدیث پر نہ سمجھیں کہ سلف کے اہلِ حدیث تو اکثر فقہائے مقلدین ہیں نہ آج کل کے سفہائے مُحدِث فی الدین۔ پس اگر کوئی صاحب یہ کہیں کہ ہم اہل حدیث سے ہیں نہ ہمارے یہ عقائد ہیں اور نہ ہمارے یہ اعمال، ہماری طرف ان باتوں کا انتساب محض تہمت اور بہتان ہے تو ہم یہ کہیں گے کہ یہی ہماری مراد ہے کہ تم ان باتوں سے بچو اور دُور رہو''۔ (تنبیہ الوہابیین ضمیمہ فتح المبین، صفحہ ۴۴۱، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ، آرام باغ، کراچی)

قارئین! تنگیِ وقت کی بناء پر اس مقالہ کو یہیں ختم کر رہا ہوں ورنہ اگر مؤلف ''نزہۃ الخواطر'' کے اعتراض کے مطابق غیر مقلِدین کے خلاف دیوبندی علماء کی طرف سے لکھی گئی کُتُب میں درج دلائل کا جائزہ لیا جائے اور اس طریق کار کا ''جامع الشواہد'' سے موازنہ کر کے اپنی تائید ثابت کی جائے تو بات بہت طویل ہو جائے گی۔ اس مقالہ سے آپ پر واضح ہوگا کہ ''نزہۃ الخواطر'' کے دیوبندی مؤلِف نے اپنے ''ہم مخرج'' غیر مقلِد بھائیوں کی وکالت کرتے ہوئے شدید جانب داری سے کام لیا ہے اور اس بات کو بخوبی ثابت کیا ہے کہ دیوبندی حضرات کے اپنوں کے لیے اصول الگ ہیں اور بیگانوں کے لیے الگ، بہر حال ان کے ''جامع الشواہد'' پر کیے گئے اعتراض کا کافی شافی جواب اس تحریر میں دے دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنی بارگاہِ عالی شان میں قبول فرمائے اور میرے لیے ذریعہ نجاتِ اُخروی بنائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم